ماہنامہ ہمدرد صحت، کراچی
ISSN 2253008 – 0474

ہیلتھ ایجوکیشن کے 48 سال کی جدوجہد، تعلیم، تربیت اور خدمات کا اعتراف

ہمدرد صحت کانفرنس میں ڈاکٹر ہارون اور ڈاکٹر ثمینہ کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے دوسرے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو خراجِ تحسین

ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں، ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا

ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہم و ہمہ کے لیے ہفتہ وار ہلکا پھلکا ضمیمہ

ہمدرد صحت ٹیم کی ہمسایوں خصوصی پیش کش

ہمدرد صحت کانفرنس میں ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہفتہ وار ہمسایہ اخبار کے صحت کے صفحات کی ادارت کے فرائض

ہمدرد صحت کانفرنس میں ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہفتہ وار ہمسایہ اخبار کے صحت کے صفحات کی ادارت کے فرائض

ہمدرد صحت کانفرنس میں ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔

ہمدرد صحت کانفرنس کے پہلے روز ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دو ماہرین کو ہیلتھ ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر ہارون اسلم اور ڈاکٹر ثمینہ ظفر شامل ہیں۔ دونوں کو ان کی تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو ایک لاکھ روپے کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون اسلم کا شمار پاکستان کے ان ابتدائی ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کو ایک باقاعدہ شعبے کے طور پر متعارف کرانے میں کردار ادا کیا۔ وہ طویل عرصے تک ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور وہاں انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے بھی اپنے کیریئر کا بڑا حصہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے شعبے میں گزارا ہے۔ وہ ہمدرد یونیورسٹی سے وابستہ رہیں اور اس دوران انہوں نے ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد ڈاکٹر ہارون اسلم نے کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا شعبہ ان کے لیے ہمیشہ سے بہت اہم رہا ہے۔ ان کے بقول ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد صرف بیماری کے بعد علاج کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو پہلے ہی اس قابل بنانا ہے کہ وہ بیمار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی میں ہیلتھ ایجوکیشن کے شعبے کے قیام کے وقت بہت کم لوگ اس شعبے کی اہمیت کو سمجھتے تھے، لیکن آج صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے مطابق اب بہت سے ادارے اس شعبے کی ضرورت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ثمینہ ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہیلتھ ایجوکیشن کا مقصد لوگوں کے رویوں اور طرزِ زندگی میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف معلومات فراہم کر دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ لوگوں کو ایسے مواقع اور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے جس میں وہ صحت مند فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمدرد یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور یہ ایوارڈ ان کی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہے۔